Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
28-اپریل 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد46-81 نمبر97 | اتوار 9 ذوالحجہ-1416ھ' 28 شہادت 1375ہش' 28 -اپریل 1996ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کے ساتھ یہی ہمدردی کر سکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں تو اس کی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جدا ہے۔ ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دنیا روزے چند ہے۔ اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے تو تمام جھوٹی خوشیاں پامال ہو جاتی اور انسان خداتعالیٰ کی طرف اپنا دل لگاتا ہے۔ لمبے منصوبے اور ناجائز کاروائیاں انسان اسی واسطے کرتا ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ زندگی کے ایام کتنے ہیں۔ جب انسان جان لیتا ہے کہ موت اس کے آگے کھڑی ہے تو پھر وہ گناہ کے کاموں سے رک جاتا ہے۔ خدا رسیدہ لوگوں کو ہر روز اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق معلوم ہوتا رہتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے۔ اس واسطے وہ دنیا کی باتوں پر خوش نہیں ہو سکتے اور نہ ان پر تسلی پکڑ سکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 39)

شکریہ احباب و درخواست دعا

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب رقم فرماتے ہیں:۔

میرے عزیز دوستو۔ بہنو اور بچو۔

کئی دنوں سے کوشش کر رہا تھا کہ جیسے بھی ہو۔ پہلے تو میں ان دوستوں بہنوں اور بچوں کا شکریہ ادا کروں جو بہت ہی پیار کے ساتھ میرے غم میں شریک ہوئے۔ پھر ان شرفاء کا شکریہ ادا کروں (مذہب کی کوئی دیوار جن کے راستہ میں روک نہیں بن سکی) جنہوں نے کئی خطوط' تاریں' فیکسز' ٹیلیفون کے ذریعہ مجھ سے تعزیت کی جن کو میں ایک زمانہ گزر جانے کی وجہ سے بھول گیا تھا مگر وہ مجھے نہیں بھولے۔ اس کا میرے دل پر اتنا گہرا اثر ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ دل کی گہرائیوں سے میں ان سب کا ممنون ہوں شکریہ کے الفاظ میرے دل کی کیفیت کو ادا نہیں کر سکتے۔

اس کے بعد میں اپنے ان گنت بھائیوں بہنوں اور بچوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط' ٹیلیگرامز' فیکسز اور ٹیلیفون کے ذریعہ میری رفیقہ حیات آمنہ طیبہ بیگم کی وفات پر تعزیت کی اور مجھے سہارا دینے کے لئے میرے لئے دعائیں بھی کیں اور کر رہے ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ دنیا کے ہر ملک کے رہنے والے احمدی دوست' بہنیں اور بچے نیز غیر از جماعت شرفاء اور ان کے افراد خاندان مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء دے اور ان کے گھر برکتوں سے بھر دے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزاء عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ لکھتے ہیں۔

میرے ہم زلف محترم بشیر احمد بٹ صاحب امیر ضلع نوشہرہ فیروز کا ایک Accident میں ہاتھ زیادہ متاثر ہوا بہت چوٹیں آئی ہیں۔ ہاتھ کو بالخصوص زیادہ چوٹ لگی۔ جس کا حیدر آباد میں اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے ان کے لئے خاص دعا کرنے کی درخواست ہے۔

○ مکرم منور احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب ملتانی 15 دن سے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہیں اور ایک ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم فضل اللہ طارق صاحب مربی سلسلہ کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ امتہ المتین باسط صاحبہ حال جرمنی کے گھٹنوں میں شدید درد اور ورم ہو گئی ہے اسی طرح ٹانگوں میں بھی شدید درد ہوتا ہے۔ اسی طرح ان کے خالو چوہدری اختر حسین صاحب گوٹھ پھیرو چیچی کنری (سندھ) گزشتہ ماہ سے ریڑھ کی ہڈی کندھوں کے قریب اپنی جگہ سے ہل جانے کی وجہ سے شدید تکلیف سے دوچار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔

ہر بدی کا انجام برا ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

عدل ایک ایسی صفت ہے اور بہت ہی عجیب صفت ہے عدل ہر شخص کو پیارا لگتا ہے اور بہت پیارا لگتا ہے۔ عدل ہر ایک شخص کو پسند ہے اور بہت پسند ہے۔ کان رس کے طور پر بھی عدل کا لفظ پیارا ہے۔ اپنی ذات کے متعلق بھی جب آدمی کو ضرورت پڑے اسے عدل بہت پیارا لگتا ہے۔ مگر نہایت تعجب ہے باوجود اس کے کہ عدل نہایت پسندیدہ چیز ہے جب دوسرے کے ساتھ معاملہ پڑے تو انسان عدل بھول جاتا ہے۔

عجائبات جو میں نے دنیا میں دیکھے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کو بھی مانتے ہیں اور پھر پتھر کے بت۔ پانی کے دریا' پیپل اور بڑ کے درخت جانوروں میں سانپ اور گائے کی پرستش کرتے ہیں مجھے بڑا تعجب آتا ہے کہ اتنی بڑی عظیم الشان ذات کو چھوڑ کر ادنیٰ چیز کو کیوں اختیار کرتے ہیں۔ اسی طرح عدل کے معاملہ میں بھی کئی (سو تعجب مجھے دنیا میں ہوا ہے) ایک تعجب ہے کہ انسان عدل کو اپنے لئے و اپنے دوستوں کے لئے اپنے خویش و اقارب کے لئے بہت پسند کرتا ہے مگر جب دوسرے کے ساتھ معاملہ پیش آئے پھر عدل کوئی نہیں کسی کا بھائی باوا یا بہن یا ماں یا بیٹی مقدمہ میں گرفتار ہو جائے تو وہ کہتا ہے۔ اس سے بڑھ کر میرا کون ہے۔ ان کے چھڑانے میں اگر میری جان بھی جائے تو کوئی بڑی بات نہیں اس وقت بعض لوگ جعل سازی۔ رشوت دینے تک تیار ہو جاتے ہیں گویا خداتعالیٰ کے مقابلہ میں کھڑا ہو کر یہ کام کرتے ہیں مگر سوچو جس نے ایسا کیا اس نے عدل نہیں کیا کیونکہ وہ خداتعالیٰ کی صفات کو چھوڑ کر کہتا ہے بس جو کچھ

باقی صفحہ 7 پر

تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

28- شہادت 1375 ہش — 28 - اپریل 1996ء

خدا تعالیٰ کی صفات

محض اس بات کا اقرار کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور اس پر ایمان لے آنا کافی نہیں۔ ہر وہ چیز جو موجود ہو اس سے اس کی کوئی نہ کوئی صفات سامنے آنی چاہئیں۔ اور اگر کسی چیز کی صفات کو تو نہ مانا جائے اور اس کے وجود کو مانا جائے۔ تو یہ بات کسی طرح بھی ہمارے کام نہیں آسکتی۔ یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کریں اور اس کی صفات کو تہہ دل سے مانیں۔ ایک صفت جس کا ہم آسانی سے اندازہ کرسکتے ہیں۔ وہ ہے اس کا قادر و توانا ہونا۔ یعنی وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ ہم اپنے اردگرد بھی اس صفت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور اپنی زندگی میں بھی۔ جب ہم دعا کرتے ہیں تو اسی بات کو پیش نظر رکھ کر کرتے ہیں کہ وہ ہماری دعا کو قبول کرسکتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ دعا اس بے یقینی سے نہیں کرنی چاہئے کہ پتہ نہیں قبول ہوسکتی ہے یا نہیں۔ یہ بات میخ کی طرح دل میں گڑی ہوئی ہونی چاہئے کہ وہ قبول کرسکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ کس طرح قبول کرتا ہے۔ لیکن دعا اس یقین کے ساتھ کی جانی چاہئے کہ خدا تعالیٰ اسے قبول کرسکتا ہے اور جب وہ قبول کرلیتا ہے تو ہمیں اس کی قدرتوں کا احساس ہونے لگتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے وجود کو ماننے کے ساتھ ساتھ اس بات کا یقین بھی لازم ہے کہ وہ قادر و توانا ہے۔ جیسا کہ اس کی باقی صفات کا بھی علم ہونا اور ان پر یقین ہونا ضروری ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ صدقہ و خیرات سے بلا ٹل جاتی ہے۔ صدقات اور خیرات بھی دعا ہی کی ایک شق ہیں۔ اور جہاں تک دعا کا تعلق ہے دنیا میں ہر وہ شخص جو انسانوں کی رہنمائی کے لئے آیا اور جس نے ان کی جسمانی اور روحانی بہبود کے لئے ہدایات دیں اس نے یہ تعلیم بھی دی کہ اللہ تعالیٰ دعا سنتا ہے اور قبول کرتا ہے اور اسی طرح صدقات اور خیرات کو بھی قبول کرتے ہوئے وہ بلائیں ٹال دیتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:-

"جس قدر راستباز اور نبی دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ کسی ملک اور قوم میں آئے ہوں مگر یہ بات ان سب کی تعلیم میں یکساں ملتی ہے کہ انہوں نے صدقات اور خیرات کی تعلیم دی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ تقدیر کے محو اور اثبات پر قادر نہیں تو پھر یہ ساری تعلیم فضول ٹھہر جاتی ہے۔ اور پھر ماننا پڑے گا کہ دعا کچھ نہیں۔ اور ایسا کہنا ایک عظیم الشان صداقت کا خون کرنا ہے۔"

یہ بات ایک عظیم الشان صداقت کا اس طرح بھی ثبوت ہے کہ دعا کا تعلق کسی خاص طبقے سے نہیں۔ ساری دنیا میں ہر شخص کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنی مرادیں برلانے کے لئے۔ اپنی مشکلات سے رہائی حاصل کرنے کے لئے دعا کی ضرورت پڑتی ہے اور اکثر لوگوں کی ایسی دعائیں جس طرح وہ مانگتے ہیں اسی طرح قبول بھی ہو جاتی ہیں۔ اور ان دعاؤں کا قبول ہو جانا اس بات کی نہ صرف صداقت بلکہ عظیم الشان صداقت کا باعث بنتی ہے کہ خدا تعالیٰ قادر ہے۔ منفی امور کے لئے بھی اور مثبت امور کے لئے بھی۔ پس خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان لاکر اسے قادر و توانا یقین کرنا لازمی بات ہے اور اسے قادر و توانا یقین کرتے ہوئے دعا کرنا اور صدقات و خیرات میں حصہ لینا ہماری زندگی کو بہتر بنانے کا سبب ہے۔

دوستی کا واسطہ دے کر نہ کہیئگا مجھے
آپ کے اک دوست کی میں چھاپ دوں کوئی غزل
ہے فقط الفضل کا معیار ہی پیش نظر
دوستوں کی دوستی اس کا نہیں نعم البدل

ابوالاقبال

ایک لمبی نظم کا ایک حصہ

ایک سے ایک بڑھ کے ہیں اخلاق — صِدق کو سب پہ اک فضیلت ہے
لغو گوئی اگر حماقت ہے — خامشی بھی دلیلِ نخوت ہے
تُرشروئی بھی اک تکبر ہے — مسکرانا بھی ایک سخاوت ہے
حد سے زیادہ جو ہووے سنجیدہ — یہ تو بیماریٔ یبوست ہے
جو کہے کچھ مگر کرے کچھ اور — یہ شقاوت کی اک علامت ہے
بات سادہ ہو یہ فصاحت ہے — دل میں گھس جائے یہ بلاغت ہے
کر مصیبت میں بھی خدا کا شکر — گر تجھے حق سے کچھ محبت ہے
پہلے نیت درست کر اپنی — کہ مقدم عمل پہ نیت ہے
حق کے تجھ پر ہیں جس قدر انعام — ان کا گننا بھی اک عبادت ہے
اپنے ہر دکھ کو تُو سزا نہ سمجھ — بعض زحمت ہے۔ بعض رحمت ہے
روح ہر جا ہے جسم کی محتاج — یہ نہ ہو گر تو پھر وہ مُیّتَت ہے
قبر ہو حشر ہو کہ ہو جنت — ہر جگہ جسم کی ضرورت ہے
جسم کے ساتھ ہیں یہ جملہ حواس — ورنہ پھر درد ہے نہ راحت ہے
میری فطرت ہے طالبِ لذت — اس لئے میرا اجر جنّت ہے
بات سچ ہو مگر ہو دل آزار — پیٹھ پیچھے کہو تو غیبت ہے
لوگ کہتے ہیں پر جسے غیبت — وہ تو بہتان اور تُہمت ہے
ہوں ہزاروں کرامتیں بے شک — سب سے مقبول استقامت ہے
ہے مساواتِ مرد و زن دھوکا — مرد کو ہر طرح فضیلت ہے
کثرتِ ازدواج ہے لازم — ورنہ پھر ووٹروں کی قِلّت ہے
کیمیائے سعادتِ ارواح — انبیاء' اولیاء کی صحبت ہے
ہر جماعت میں ہوتی ہے اک روح — نام جس کا دلوں کی وحدت ہے

جونہی وحدت گئی شکست آئی
پھر نہ ہے رُعب اور نہ طاقت ہے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

مخلصین کی قربانی بیج کی طرح ہوتی ہے

○ "جہاں تک تحریک جدید کے کاموں کو چلانے کا کام ہے جماعت نے اس معاملہ میں بے نظیر قربانی پیش کی ہے اور ہر قربانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ مخلصین کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو کہ پھولتا پھلتا اور باربار پھل لاتا ہے۔ اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے"۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

تحریک جدید میں ہر فرد جماعت کی شمولیت

عدم شمولیت کمزوری ایمان کی علامت ہے

○ یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت (-) میں کمزور سمجھیں گے کیوں کہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ دین حق کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا (-) احمدیت کا قبول کرنا محض بیکار ہے"۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

ڈاکٹر محمد احمد

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے معالج خصوصی تھے کے متعلق ان کے فرزند ارجمند مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے 9نومبر1967 کے الفضل میں لکھا:-

والد صاحب میں ایک نمایاں صفت دوستی میں وفاداری کی بھی تھی۔ آپ جہاں حضرت امام جماعت الثانی کے انتہائی وفادار خادم اور فدائی کے طور پر رہے اور اسی طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کے ساتھ وفاداری اپنی آخری سانس تک دکھائی۔ وہاں اپنے بچپن کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور وفاداری کے تعلق کو قائم رکھا۔ چنانچہ جس دوستی اور وفاداری کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ ان کے پرانے دوست پرنسپل میڈیکل آفیسر ریاست پٹیالہ جن کا نام لیفٹیننٹ کرنل ڈی۔ ایف۔ ایچ۔ کاون۔ آئی ایم ایس تھا۔ ان کے ساتھ محبت اور وفاداری کا ہے۔

1912ء سے 1914ء تک والد صاحب نے ان کے ساتھ پٹیالہ کے سب سے بڑے ہسپتال راجندر ہسپتال میں کام کیا۔ والد صاحب ان کے ساتھ اپریشن روم میں کام کرتے تھے۔ وہ آپ کی ذہانت اور محنت کی ہمیشہ تعریف کرتے تھے۔ ان کی غیر حاضری میں والد صاحب خود آپریشن کرتے تھے۔ جس سے وہ بہت خوش ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اپنے تمام سٹاف کے سامنے کہا کہ میں نے اپنی ساری زندگی میں ڈاکٹر حشمت اللہ سے بہتر اسسٹنٹ سرجن نہیں دیکھا۔ والد صاحب نے 1912ء سے 1914ء تک ان کے ساتھ کام کیا اور دونوں کی آپس میں محبت بڑھ گئی۔ 1914ء کی جنگ عظیم میں ڈاکٹر کاون صاحب کو فوری طور پر انڈین آرمی میں بلایا گیا۔ اور وہاں سے فرانس کے علاقہ میں محاذ پر بھیج دیا۔ والد صاحب نے ان کی اس طرح جدائی کو کافی محسوس کیا۔ ان کی بیوی اور بیٹی پٹیالہ میں ہی مقیم تھیں۔ آپ ان کی کوٹھی پر جا کر ان کا ایڈریس لے آئے۔ اور ایک محبت بھرا خط انہیں محاذ جنگ پر ہی بھجوایا۔ وہ والد صاحب کے خط سے بہت خوش ہوئے اور فوری طور پر والد صاحب کو جواب لکھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ بالکل خیریت سے ہیں۔ یہ وفاداری اور محبت کا تعلق تھا کہ والد صاحب نے ان کی خیریت دریافت فرمائی جبکہ راجندر ہسپتال کے کسی بھی ڈاکٹر نے ڈاکٹر کاون کو کوئی خط نہیں لکھا۔ یہ خط و کتابت 1918ء تک جاری رہی تا آنکہ حضرت امام جماعت الثانی نے والد صاحب کو قادیان بلا لیا۔ قادیان میں آپ حضرت صاحب کے ہر قسم کے علاج اور دیکھ بھال میں مصروف ہو گئے۔

1924ء میں جب حضرت امام جماعت الثانی سفر یورپ پر تشریف لے گئے اور والد صاحب کو حضرت صاحب کے ہمراہ جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ لندن پہنچتے ہی والد صاحب نے ڈاکٹر کاون کو انڈیا آفس کے ذریعے خط لکھا۔ تیسرے ہی روز کرنل صاحب کا جواب آگیا کہ میں فلاں تاریخ کو لندن آرہا ہوں۔ آپ واٹرلو کے سٹیشن پر مجھے ملیں۔ اور میری بیٹی بھی ساتھ ہو گی۔ بہرحال پروگرام کے مطابق دونوں کی ملاقات ہوئی اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ خاص طور پر کرنل کاون کا دل اس قدر خوش تھا کہ انہوں نے تین چار گھنٹے صرف کر کے والد صاحب کو ویمبلے کی ساری نمائش دکھائی۔ اس پروگرام میں ان کی بیٹی بھی شامل تھی۔ اس ملاقات کے بعد نہ صرف ڈاکٹر کاون بلکہ اس کی بیٹی کے ساتھ بھی والد صاحب نے خط وکتابت جاری رکھی وہ مسلسل چھبیس سال تک رہی۔ حتیٰ کہ 1950ء میں والد صاحب کی آنکھ میں موتیا اترنا شروع ہو گیا اور پھر 1954ء تک خط وکتابت بند رہی۔

پھر جب 1955ء میں والد صاحب حضرت امام جماعت الثانی کے ہمراہ یورپ دوبارہ گئے تو آپ نے کرنل کاون کو خط لکھا اور تیسرے روز ہی اس کا جواب آگیا۔ اس دفعہ ڈاکٹر کاون نے آپ کو لکھا کہ آپ کو میرے گھر آنا پڑے گا۔ کیونکہ میں بڑھاپے کی وجہ سے لندن نہیں آسکتا۔ چنانچہ آپ حضرت امام جماعت الثانی سے اجازت لے کر حضرت صاحب کی کار میں (جو خود حضرت صاحب نے عنایت فرمائی تھی) Flemdene (یہ ان کی کوٹھی کا نام تھا) پہنچ گئے۔ جو کہ لندن سے سترہ۔ اٹھارہ میل دور تھی۔ یہ ملاقات بھی بہت محبت بھری تھی۔ کرنل کاون اس قدر خوش ہوئے کہ انہوں نے والد صاحب سے اردو کی نظم سننے کی خواہش کی چنانچہ آپ نے اردو کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اس موقعہ پر آپ نے چند اشعار انگریزی میں کہے جو دونوں کی محبت اور خوشی کا اظہار لئے ہوئے ہیں۔

(ترجمہ) وہ دن کتنا خوشی کا تھا جب میں اپنے پرانے اور عزیز دوست سے ملا۔ جب ہم نے باہم مصافحہ کیا تو آسمان شوق سے جھک کر دیکھ رہا تھا۔ ادھر بھی محبت تھی اور ادھر بھی۔ دونوں دل محبت سے بھرپور تھے۔ آنکھیں ایک دوسرے کو شوق سے دیکھ رہی تھیں۔ خدا اپنی عجیب قوت کا اظہار کر رہا تھا۔

دو تین گھنٹے کی ملاقات کے بعد والد صاحب واپس آگئے۔ محبت اور بڑھ گئی اور لندن میں عید کے موقع پر کاڈرے (کرنل کی بیٹی) اور اس کے خاوند کو اپنی احمدیہ بیت الفضل لندن میں بلایا۔ جس پر وہ دونوں بہت خوش ہوئے۔ واپس جاتے ہوئے کاڈرے نے کہا کہ میں آپ کو اپنے گھر بلاؤں گی اور اپنی کار میں خود لے جاؤں گی۔ چنانچہ چند دنوں بعد وہ لندن آئی اور والد صاحب اور میری ہمشیرہ سلیمہ بیگم (بیگم ڈاکٹر صدیقی صاحب) جو ان دنوں لندن میں تھیں کو اپنی کار میں اپنے گھر جو لندن سے بیس پچیس میل باہر تھا لے گئی۔ راستے میں لنچ کا وقت آگیا۔ ایک بڑے شاندار ریسٹوران میں اس نے لنچ دیا اور وہاں سے اس کے گھر پہنچے۔ اپنے گھر میں اس نے ایک کمرہ میری ہمشیرہ، بیگم صدیقی صاحب کے لئے رکھا تھا۔ تاکہ وہاں وہ چند دن گزاریں۔ چونکہ صدیقی صاحب بیماری کی وجہ سے نہ جا سکتے تھے والد صاحب کو اس نے وہ کمرہ دکھایا۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ میں نے اور عزیزہ سلیمہ نے اس میں عبادت کی۔ اور اللہ کا نام بلند کیا۔ اس کے بعد جب والد صاحب سفر یورپ سے واپس آئے تو پھر ڈاکٹر کاون اور اس کی بیٹی کاڈرے کے ساتھ خط وکتابت جاری رہی۔ ان میں سے اکثر خطوط دعوت الی اللہ کے سلسلے میں ہوتے۔ اکتوبر 1958ء میں کاڈرے کے خاوند کی وفات ہوئی تو ڈاکٹر کاون نے اس کی اطلاع والد صاحب کو دی۔ فروری 1961ء میں ڈاکٹر کاون کی وفات پر کاڈرے نے بذریعہ کیبل گرام والد صاحب کو اطلاع دی۔ تو والد صاحب نے بذریعہ کیبل گرام اس کے ساتھ اظہار افسوس کیا۔ اور اس کو تسلی آمیز خط لکھا۔ اور صبر کی تلقین کی۔ اپنے والد کی وفات کے بعد اس نے آپ کے ساتھ خط وکتابت جاری رکھی کیونکہ وہ والد صاحب کے خطوط میں بہت کچھ تسلی پاتی تھی۔ اور انہیں اپنے لئے بمنزلہ باپ کے سمجھتی تھی۔

1961ء ہی میں اس نے خود آکر والد صاحب کو ذاتی طور پر ملنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ چنانچہ 14 دسمبر1961ء کو وہ لندن سے پانچ چھ ہزار میل کا سفر کر کے صرف اور صرف والد صاحب کی ملاقات کی خاطر پاکستان آئی۔ کسی جگہ کی سیر یا تفریح کرنے کی اس نے خواہش ظاہر نہ کی۔ والد صاحب کی اس سے شفقت اور محبت کا یہ عالم تھا کہ جس وقت اس نے پاکستان آنے کی اطلاع دی تو والدہ صاحبہ سخت بیمار تھیں۔ ان کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ والد صاحب نے رو رو کر اپنی نیم شبی دعاؤں میں والدہ صاحبہ کی صحت اور زندگی کے لئے دعا مانگی تاکہ ان کی انگریز بیٹی ان سے آکر ملے۔ اور ماں کی شفقت اسے حاصل ہو۔ خدائے رحیم و کریم نے والد صاحب کی عاجزانہ دعاؤں کو سنا اور والدہ صاحبہ کو صحت اور زندگی عطا کی۔ والدہ صاحبہ نے اس کی ربوہ میں مہمان نوازی کے بہت کچھ اقدامات کئے۔ 21 دسمبر کو جب وہ ربوہ پہنچی تو والد صاحب نے خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چند حضرات کی دعوت طعام کا اہتمام کیا جس میں ان کا تعارف کرایا۔ والد صاحب کی شدید خواہش تھی کہ اس کا خاتمہ دین حق پر ہو چنانچہ جتنا عرصہ اس نے ربوہ میں قیام کیا۔ اسے دعوت الی اللہ کا خط روزانہ لکھتے تھے اور اس کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے۔

آپ کا خط ملا

مکرم احمد بخش صاحب بزدار ڈیرہ غازی خان سے لکھتے ہیں۔

مکرم ایڈیٹر صاحب سلام محبت

امید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہوں گے۔ اس دور افتادہ شہر میں الفضل بروقت اور باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ شکریہ۔ چند دنوں سے آپ کو خط لکھنے کی سوچ رہا تھا۔ مگر توفیق آج ملی ہے۔ احباب جماعت کی تعلیم و تربیت الفضل کے ذریعہ جس طرح آپ کر رہے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ اس اخبار سے ہر پڑھنے والے کو نیکیوں کے لئے رغبت اور برائیوں سے نفرت کا سبق ملتا ہے اور اس وجہ سے مگر جو اللہ چاہے دوسرے اخبار اور جرائد سے ممتاز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور دین حق کی خدمت کے لئے آپ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

آپ جو بزرگوں۔ دانشوروں اور وفات یافتہ رفیقوں کے حالات و واقعات وغیرہ شائع کرتے ہیں۔ یہ بہت دلچسپ۔ بہت ہی پاکیزہ اور دل کو گرمانے اور اثر کرنے والے ہیں۔ الفضل مورخہ 96-4-10 میں حضرت منشی اروڑے خان صاحب رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں ان کی سادہ زندگی اور مالی قربانی کا پڑھ کر حیرت ہوئی۔ کہ تحصیلدار ہونے کے باوجود یہ سادگی اور -/100 روپے ماہوار تنخواہ میں سے صرف -/5 روپے اپنے لئے رکھ کر بقایا -/95 روپے ہر ماہ اپنے محبوب روحانی آقا کی خدمت میں اشاعت دین اور حصول رضا الٰہی کے لئے قادیان بھیجتے رہے۔ اللہ۔ اللہ یہ کیسے انسان تھے۔ جو بیعت کر لینے کے بعد اپنا تن۔ من۔ دھن دین حق کے لئے قربان کر دیتے رہے ہیں۔ انہی بزرگوں کے بارہ غیر از جماعت لوگ ان کے کردار اور حسن اخلاق کو دیکھ کر کہہ اٹھتے تھے۔ کہ یہ شخص فرشتہ ہے۔ مگر ہے مرزائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دیکر ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

علاوہ ازیں الفضل مورخہ 96-4-13 میں شائع شدہ مضامین بعنوان "انتخاب صدر انجمن جرائد" اور "تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک تقریب" بھی بہت دلچسپ اور زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے مشعل راہ ہیں۔ آپ اس سلسلہ کو جاری و ساری رکھیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان بزرگوں و رفیقوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منور ایس خالد

"دیکھو وہ ہیں ڈاکٹر سلام"

انگریزی روزنامہ "دی پاکستان ٹائمز" لاہور / اسلام آباد کی 11- دسمبر 95ء کی اشاعت میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی صحت سے متعلق ایک خط بعنوان "آن ہیلتھ آف ڈاکٹر سلام" از جناب منور ایس خالد شائع ہوا جس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

"دی پاکستان ٹائمز مورخہ 22- نومبر 95ء میں پروفیسر ڈاکٹر جنید اقبال قریشی صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی صحت اور ان کے علمی / سائنسی مقام و مرتبہ سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرکے اپنے قارئین کو ممنون احسان کیا ہے۔ کیونکہ آپ کے اس خط سے نہ صرف ہماری معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر سلام کی ہمہ صفت شخصیت اور ان کی وہ ٹھوس سائنسی خدمات'...... جو آپ نے ترقی پذیر ممالک میں سائنس کلچر کے فروغ کے لئے سرانجام دیں' سمجھنے میں مدد ملتی ہے نیز اس عظیم پاکستانی سائنس دان کو' جو عزت اور وقار' یورپین ممالک میں حاصل ہے اس کی ایک جھلک' محترم نامہ نگار نے ذاتی مشاہدہ کی روشنی میں دکھائی ہے کہ "میں نے دنیا کے مختلف ممالک' امریکہ سے لے کر چین تک سے تعلق رکھنے والے بڑے بڑے سائنس دانوں کو دیکھا کہ کس طرح ڈاکٹر سلام کے ایک لیکچر کے بعد' وہ عقیدت و احترام کے پر خلوص جذبہ کے ساتھ' آگے بڑھ بڑھ کر' اور ڈاکٹر صاحب کے قریب سے قریب تر ہو کر والہانہ انداز میں انہیں خراج تحسین پیش کر رہے تھے۔" لیکن یہاں ہم پاکستانی حسرت ہی رکھتے ہیں کہ کاش اہل وطن بھی ڈاکٹر سلام صاحب کو اپنے سائنسی کارنامے سرانجام دیتے ہوئے دیکھ لیتے ہیں اور (اٹلی کے شہر ٹریسٹ کے باسیوں کی طرح) کہہ سکتے کہ "دیکھو وہ ہیں ڈاکٹر عبدالسلام"

لیکن چھوڑیئے اس تلخ کہانی کو۔ جناب ایڈیٹر۔ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی صحت کے بارہ میں تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کروں۔ یہ اطلاعات لندن سے جناب ڈاکٹر سلام صاحب کے چھوٹے بھائی...... جناب چوہدری محمد عبدالرشید صاحب نے بہم پہنچائی ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ڈاکٹر سلام صاحب کی صحت کے لئے ہم مسلسل خدا تعالیٰ کے حضور سر بسجود دعاؤں میں مصروف ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ہماری تضرعات کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہمارے پیارے بھائی سلام صاحب کو مکمل طور پر صحت یاب فرمائے۔ دعاؤں کے ساتھ علاج معالجہ بھی جاری ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بیماری میں افاقہ کے آثار بھی ظاہر ہو رہے ہیں ملاقات کے لئے تشریف لانے ولے احباب کی آپ پہچان کرنے لگ گئے ہیں اور یہی بات ان کے چہرے پر بشاشت اور رونق پیدا کرتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے مہمانوں سے بات کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں لیکن بہت دھیمی آواز میں۔ جسمانی کمزوری کے باعث ابھی بلند آواز سے بات نہیں کرسکتے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر صاحب کا ذہن/ دماغ بالکل نارمل طریق پر سوچتا کام کرتا ہے۔ لیکن کمزوری کی وجہ سے آپ اپنے روشن ذہن اور بلند خیالات کے بیان کرنے میں روک محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ان کے چہرے کی سرخی اور آنکھوں کی چمک سے ان کی مضبوط قوت ارادی ظاہر ہوتی ہے۔ آپ بیشتر وقت اپنی چارپائی پر لیٹے لیٹے بڑے شوق سے کلام الٰہی کی ریکارڈڈ تلاوت سنتے ہیں اور یہ بابرکت سماعت آپ کے ذہن اور آپ کی صحت پر بہت اچھا اثر ڈالتی ہے۔"

"محترم محمد عبدالرشید صاحب مزید اطلاع دیتے ہیں کہ ڈاکٹر سلام صاحب احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی نشریات بھی شوق سے دیکھتے ہیں۔ چند دن قبل جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ڈاکٹر سلام صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لاکر ملاقات کا شرف عطا فرمایا اور ڈاکٹر صاحب کی چارپائی پر نشست فرماتے ہوئے ہوئے کافی دیر تک گفتگو فرمائی۔ ڈاکٹر صاحب خاص توجہ سے ان باتوں کا جواب بھی دینے کی کوشش کرتے رہے۔ اس ملاقات سے آپ کی طبیعت پر بہت اچھا اثر ہوا۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ (دی احمدیہ چیف) ڈاکٹر سلام صاحب کے لئے ہومیو پیتھی ادویات بھی تجویز فرماتے ہیں اور دوسری ادویات بھی زیر استعمال ہیں۔ ان سب نے آپ کی صحت کو بحال کرنے میں یقیناً اثر دکھایا ہے لیکن بہرحال' بالآخر یہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی ممکن ہو گا کہ ڈاکٹر سلام صاحب کی یہ بیماری دور ہو اور آپ کو صحت کاملہ عطاء ہو اور ہم خدائے بزرگ و برتر سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور اپنے فضل سے صحت یابی سے ہمیں سرفراز فرمائے گا اور ڈاکٹر صاحب کی بیماری کے اسباب دور کرکے کامل صحت بحال فرمائے گا۔"

آخر میں' میں جناب ڈاکٹر جنید اقبال قریشی کی ڈاکٹر سلام کی صحت اور نیک تمناؤں / خیالات میں شریک سمجھتے ہوئے انہیں کے الفاظ دہراتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلد ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو صحت دے کہ "جن کی ساری زندگی اور علمی کارنامے' ساری دنیا کی سائنسدان برادری کے لئے بہت ہی قابل قدر اور حوصلہ افزائی کے موجب ہیں۔"

یاد رفتگان

یاد ماضی

مولوی بشارت احمد امروہی

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ

میری والدہ صاحبہ کا نام محمودہ بیگم تھا آپ نے جولائی 1965ء میں وفات پائی آپ کو شادی کے بعد ہمارے خاندان جسے احمدیت سے قدیم وابستگی کا شرف حاصل ہے کی مستورات میں شامل ہو جانے کے بعد قبول احمدیت اور نظام جماعت امامت سے وابستہ ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میرے دادا جان حضرت حافظ نبی بخش صاحب نے 1896ء یا اس سے قبل قادیان دارالامان حاضر ہو کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ اس موقعہ پر میرے والد حافظ عبدالسمیع صاحب بھی جو ان دنوں چھوٹی عمر کے تھے دادا جان کے ساتھ ہی تھے اس پاکیزہ ماحول اور مقام کا میرے ابا جان پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ آپ بعد ازاں کئی بار اکیلے ہی قادیان چلے آتے رہے۔ اور رہائش کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدموں میں جگہ پاتے رہے۔ یہی پاکیزہ جذبہ ہماری والدہ کے اندر موجزن رہا۔ عبادت پنج وقت کی پابند تھیں۔ آپ موصیہ تھیں اپنے اس چندہ کے علاوہ چندہ تحریک جدید میں التزام سے حصہ لیتیں اور دیگر تحریکات میں بھی حسب توفیق شریک ہوتیں آپ اکثر ہم بہن بھائیوں کو فرمایا کرتیں اگر تم میں سے کسی نے بھی احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے میں سستی کا مظاہرہ کیا عبادتوں کی پابندی نہ کی۔ کلام الٰہی کی تلاوت سے غفلت برتی۔ سلسلہ کے چندوں میں دلچسپی لینے میں کوتاہی کی تو میں تم سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھوں گی۔ آپ اکثر اخبار الفضل سنانے کی خواہش فرماتیں۔ کبھی ابا جان یا میں گھر میں اخبار کا یا کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہوتے تو فرماتیں۔ جو کچھ خاموشی سے پڑھ رہے ہو۔ اسی کو ذرا بلند آواز سے پڑھو تو کوئی دوسرا بھی اس سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے ایمان کو تازہ کرے۔

قادیان میں مستقل رہائش

اللہ تعالیٰ کا احسان اور اس کا فضل محض ہے کہ اس نے اس عاجز کو توفیق بخشی کہ 1934ء میں قادیان پہنچ کر دینی تعلیم حاصل کرے میرے اس طرح مرکز احمدیت میں آجانے اور رہائش پذیر ہونے نے میری والدہ صاحبہ بھائیوں بہنوں کے شوق کو اور بھی بڑھا دیا چنانچہ 1939ء میں امامت جوبلی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے موقعہ پر میری والدہ صاحبہ، بھائی بھی مستقل رہائش کے لئے قادیان آگئے۔ بعد ازاں چھوٹی ہمشیرہ مع بچوں کے آگئیں یوں ہماری مرکز میں رہنے کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔

جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوتے ہوئے جب 1943ء میں اس عاجز نے دین حق کی خدمت کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی تحریک وقف زندگی پر لبیک کہنے کے لئے والدین سے مشورہ کیا تو والدہ صاحبہ نے نہایت بشاشت اور خندہ پیشانی سے مجھے اس کی اجازت دی۔

میری افریقہ روانگی

1946ء میں افریقہ روانگی کے وقت اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اس سے قبل 1945ء میں روانہ ہوا تھا۔ لیکن پاسپورٹ میں بعض خامیوں کے باعث مجھے بمبئی ٹھہرنا پڑا۔ ان دنوں الیکشن ہو رہے تھے جن میں محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال بھی امیدوار کھڑے ہوئے تھے۔ اس لئے مرکز کی اجازت سے ووٹ ڈالنے کی خاطر عارضی طور پر میں بمبئی سے جب واپس گھر پہنچا تو والدہ صاحبہ نے نہ صرف کسی خوشی کا اظہار نہ کیا بلکہ پریشانی اور گھبراہٹ کے ساتھ مجھ سے دریافت فرمایا کیا وجہ ہوئی کہ تم اتنی جلد واپس آگئے۔ تفصیل سے ساری صورت بیان کرنے پر آپ کی تسلی ہوئی اس کے بعد بھی جب تک اپریل 1946ء میں میری دوبارہ روانگی برائے اعلائے کلمۃ اللہ قادیان سے نہ ہو گئی آپ کو سکون میسر نہ آیا۔

اسی طرح فروری 1963ء میں (دعوت الی اللہ) کے لئے روانہ ہوتے وقت آپ شدید بیمار تھیں۔ اور ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں لیٹے لیٹے عبادت ادا فرماتیں۔ آپ نے ذرا پریشانی کا اظہار نہ فرمایا بلکہ لیٹے لیٹے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ دعائیں دیں۔ بخوشی رخصت کیا۔

مگر آہ! کیا معلوم تھا کہ میری آپ سے یہ آخری ملاقات ہے۔ اور اپنی مادر مہربان کے وجود سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہا ہوں اور رحمت و برکت کا یہ سایہ اب زیادہ دیر میرے سر پر نہ رہے گا۔

والدہ کی وفات

جولائی 1965ء میں اپنی شفیق والدہ کی خبر مجھے اپنے وطن سے دور یہاں ملی تو شدید صدمہ پہنچا ایک طبعی امر تھا۔ اس موقعہ پر خدا تعالیٰ کے حضور التجاء و دعا میرے لئے ڈھارس اور بڑا سہارا بنی۔

بعد ازاں اپنے آقا و مطاع حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے وصال کے صدمہ نے تمام صدموں کو بھلا دیا اور ایک ہی تمنا اور صرف ایک......... ہی آرزو رہ گئی کہ ہمارا انجام بخیر اور عاقبت درست ہو جائے۔

والدہ میں دوسروں سے حسن سلوک اور حتیٰ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ماضی

عبدالحفیظ خان ویرووال

محترمہ بصری بیگم صاحبہ

مکرم عبدالحفیظ خان صاحب آف ویرووال نے 15- دسمبر 1967ء کے الفضل میں اپنی اہلیہ کی وفات کے سلسلہ میں لکھا:-

"میری بیوی بصری بیگم صاحبہ ایک غیر از جماعت لیکن صفات حمیدہ رکھنے والے معزز زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ جب مجھ سے منسوب ہوئیں تو ایک صاحب میرے خسر مکرم خان نظام الدین خان صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ عبدالحفیظ خان مرزائی ہے۔ یہ رشتہ ہرگز نہ کریں۔ خان صاحب نے جواباً فرمایا کہ آپ اپنا کام درس و تدریس تک ہی محدود رکھیں ہمارے خاندانی یا نجی امور میں دخل دینے کی کوشش نہ کریں۔ پھر شادی کے چھ سات سال گزر جانے کے بعد ہمارے خاندان کی دینی زندگی سے متاثر ہو کر بیعت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن میں نے صرف اس لئے توجہ نہ کی کہ شائد وقتی جوش کے تحت کہہ رہے ہیں آخر کوئی ڈیڑھ دو برس گزرنے کے بعد میرے حقیقی بھائی جان عبدالواحد خان صاحب ویرووال تشریف لائے تو ان کی معرفت بذریعہ خط حضرت امام جماعت الثانی کی بیعت کرلی۔ پھر بعد اور ترک وطن ربوہ میں میں نے اپنا مکان المشہور عارضی منزل تعمیر کیا تو دیکھنے کے لئے آئیں جب کمرہ میں داخل ہوئیں تو اس وقت ریلوے لائن پر جو بالکل مکان کے ساتھ ہی ہے نگاہ کی تو پل پر ریل گاڑی گزر رہی تھی۔ مجھے کہا کہ دیکھیں میرا پرانا خواب آج پورا ہوا۔ کہ میں جنگل میں اپنے مکان میں ہوں اور سامنے ریلوے لائن کے پل سے ریل گاڑی گزر رہی ہے۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد وصیت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے وصیت 1/10 حصہ کی کر دی۔ اور موصیہ ہو گئیں۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ تلاوت کلام پاک اور عبادات کی پابند تھیں اہل محلہ سے نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتی تھیں۔ دلیر بھی اس قدر تھیں کہ ایک رات میری عدم موجودگی میں نصف رات کے لگ بھگ دو آدمی اندر صحن میں دیوار پھاند کر آ گئے۔ یہ جاگ رہی تھیں۔ جب کمرہ کے پاس آ گئے تو خود ہی دروازہ کھول کر بلند آواز میں للکارا کہ آ جاؤ اگر ہمت ہے پس اتنا کہنا تھا کہ وہ فوراً دونوں نو دو گیارہ ہو گئے۔

بعد ترک وطن ایک مرتبہ قادیان اور ویرووال گیا۔ جب اپنی زمین باغات اور مکانات دیکھے۔ تو چہرے پر رتی بھر غم کا احساس نہ ہونے دیا۔ ہندو مستورات حیران تھیں اور کہا کہ ہم تو سمجھتی تھیں کہ غم سے بے صبر ہو کر رونے لگ جائے گی مگر یہ خیال غلط نکلا۔ بس اتنا کہا کہ ہم خدا تعالیٰ کی ہر تقدیر پر شاکر ہیں۔ نہ ترک وطن سے گھبراتے ہیں نہ ایمان چھوڑتے ہیں۔ حتیٰ کہ شدید سے شدید مصائب جھیلنے پر بھی خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں۔ مصیبت کو اپنی غلطی اور آرام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام سمجھتے ہیں۔ اور نہ موت سے ڈرتے ہیں۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ شادی کے چھ ماہ بعد میں نے قیمتی سوٹ اسے لا کر دیا۔ مگر باوجود شدید اصرار کے نہ پہنا اور یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اگر ایک دفعہ پہن لیا تو پھر ایسا ہی پہننے کی عادت ہو جائے گی۔ جو کہ سادگی کے خلاف ہے۔ آپ زیور پہننے کے بھی خلاف تھیں۔ اور کہا کرتی تھیں کہ ہمارے لئے تو بس دین کا زیور ہی کافی ہے۔ ان کی چالیس برس سے دعا تھی کہ وہ میری زندگی میں خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاویں۔ سو آخر وہ گھڑی جو ہر شخص پر آنے والی ہے۔ 26- نومبر صبح صادق کے قریب آ ہی گئی۔ ہم خدا ہی کے لئے ہیں......... صبح ساڑھے آٹھ بجے بخدمت حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب امیر جماعت ہائے ہندوستان کو تار جنازہ غائب پڑھنے کے لئے دی گئی جس کا اعلان اسی دن یعنی 26- نومبر بارہ بجے دن جو جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا۔ وہاں پر کر دیا گیا۔ ازاں بعد مولوی صاحب کا خط بھی آ گیا کہ جنازہ غائب پڑھ دیا گیا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اسی روز بعد عصر بہشتی مقبرہ میں بمطابق وصیت دفن ہوئیں۔ اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے دعائے مغفرت کرائی۔ چند دن پہلے ہی انہوں نے اپنی اور بچیوں کی خوابوں کی بناء پر کہہ دیا تھا کہ اب میری روح اس قفس عنصری سے جدا ہو کر اپنے اصل مقام پر جانے والی ہے۔

اپنی محبوب چیزوں کو خدا کی راہ میں پیش کرنا سیکھو

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"حقیقت یہ ہے کہ محبت کے نتیجہ میں انسان تحائف پیش کرتا ہے اور (کلام الٰہی) نے بھی ہر اس چیز کے ساتھ جو خدا کی راہ میں پیش کی جاتی ہے محبت کی شرط لگا دی بلکہ نیکی کی تعریف میں محبت کے تحفے کو بطور شرط کے داخل فرمایا (-) تمہیں پتہ کیا ہے کہ نیکی کیا ہے۔ تم نیکی کی گرد کو بھی نہیں پا سکو گے۔ اگر یہ راز نہ جان لو کہ خدا کے دستے میں وہ چیز پیش کرو جس سے تمہیں محبت ہے۔ اپنی محبوب چیزوں کو خدا کی راہ میں پیش کرنا سیکھو۔ پھر تم کہہ سکتے ہو کہ ہاں ہم نے نیکی کا مفہوم سمجھ لیا ہے۔"

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ناصرہ بیگم بستی جمال والا کھاکھی ضلع ملتان

میرا خاندان

1- میرے والد صاحب رانا فیض بخش نون کی پوری زندگی بیعت 1930ء تا 1995ء یعنی 65 سال خدمت دین میں زیادہ تر گزری۔ آپ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے جو عہدے سپرد ہوئے۔ اور جنہیں یہ عاجزہ جانتی ہے درج ذیل ہیں یہ کہ بہت لمبا عرصہ اندازاً 17-18 سال صدر مقامی 1990ء تک رہے۔ مزید جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ مہتمم نائب سیکرٹری تعلیم اور داعی الی اللہ کا کام آپ کی زندگی کا سرمایہ رہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

2- میرا خاوند ملک غلام محمد جمالی صاحب عرصہ تقریباً پانچ سال سے مقامی صدر رہیں۔

3- میری بڑی ہمشیرہ والدہ رانا ریاض احمد نون 1968ء تا 1972ء مقامی لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں۔

4- اور یہ عاجزہ خود 1972ء تا آج 96ء مقامی صدر لجنہ ہے نیز جنرل سیکرٹری 68ء تا 90ء اور 68ء تا آج 96ء سیکرٹری مال چلی آ رہی ہے۔

5- میرا بیٹا حکیم عبدالحمید جمالی صاحب عرصہ تقریباً دس بارہ سال سے سیکرٹری مال چلا آ رہا ہے۔ مزید قائد خدام کا عہدہ۔ محاسب و زعیم انصار اللہ کے عہدہ پر فائز ہے۔

6- میرا بڑا بھائی رانا بشیر احمد نون ایڈووکیٹ (ملتان) امور عامہ ضلع ملتان اور امور خارجہ و سیکرٹری جائیداد کے عہدے پر فائز ہے۔

7- میرا دوسرا بھائی رانا نذیر احمد نون تین سال سیکرٹری امور عامہ رہا۔

8- میرے تیسرے بھائی رانا فاروق احمد نون کو زعیم انصار اللہ و سیکرٹری تعلیم کا عہدہ دیا گیا۔

9- میری بڑی بیٹی زوجہ محمد انور صاحب (قریشی) نے شادی سے پہلے جنرل سیکرٹری تین سال مقامی اور پھر شادی کے بعد سیکرٹری ناصرات و سیکرٹری تعلیم ہے۔

10- میری دوسری بیٹی زوجہ ڈاکٹر محمد اعظم صاحب (قریشی) سیکرٹری اصلاح و ارشاد ہے۔

11- میرا بھانجا عزیزم محمد اکرم عمر شاہد مربی سلسلہ عالیہ پاکستان کے بعد پھر سپین چند سال بعد اب امریکہ کے ملک گوئٹے مالا میں خدمت دین کا کام سرانجام دے رہا ہے۔

12- میری تیسری سب سے چھوٹی بیٹی مسماۃ فرحت تسنیم 94ء تا حال سیکرٹری ناصرات ہے۔

13- میرا بڑا پوتا عزیزم مبشر احمد جمالی صاحب ملتان شہر بلکہ اپنے دیہات میں مقامی قائد خدام الاحمدیہ رہا۔

14- میرا بھتیجا رانا سجاد احمد نون صاحب 91-92ء میں قائد خدام الاحمدیہ رہا ہے۔

15- میری دوسری بہن والدہ مربی محمد اکرم عمر شاہد صاحب بھی چند سال مقامی صدر اوچ شریف رہی تھی۔

16- میرے بہنوئی حکیم محمد افضل صاحب قریشی (آف اوچ شریف) کافی عرصہ صدر مقامی - سیکرٹری مال۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد زعیم انصار اللہ رہے تھے۔

17- میری بھانجی ہمشیرہ رانا ریاض احمد صاحب زوجہ رانا خالد عباس نون فی الحال مقامی نائب صدر ہے۔

18- میری دوسری بھانجی، ہمشیرہ مربی محمد اکرم عمر شاہد صاحب کافی عرصہ سے جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال آف اوچ شریف چلی آ رہی ہے۔

19- میری تیسری بھانجی زوجہ وقار احمد صاحب (مکین علی پور ضلع مظفر گڑھ) جنرل سیکرٹری ہے۔

20- میرا بھانجا و داماد ڈاکٹر محمد اعظم صاحب قریشی (اوچ شریف) سیکرٹری مال و قائد خدام فی الحال ناظم امور عامہ طلبہ و محاسب خدام الاحمدیہ ہے۔

21- میرا ایک اور بھانجا محمد انعام صاحب قریشی، (اوچ شریف) سیکرٹری ناظم اطفال اور سیکرٹری تعلیم و تربیت و اصلاح ارشاد ہے۔

22- میرا چوتھا بھانجا محمد ایوب صاحب قریشی (اوچ شریف) ناظم اطفال اور سیکرٹری تعلیم تربیت و اصلاح ارشاد ہے۔

23- میری بڑی پوتی بنت حکیم عبدالحمید جمالی صاحب مقامی جنرل سیکرٹری عرصہ تین سال سے چلی آ رہی ہے۔

24- میری دوسری پوتی بنت حکیم عبدالحمید جمالی سیکرٹری تعلیم و تربیت رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ سب کو حقیقی طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پسند فرمائے۔

بقیہ صفحہ 4

الامکان امداد کرنے کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ غریب اور بیوہ عورتیں اکثر آپ سے آپ کی امروہہ رہائش کے دوران زیور مانگ کر لے جاتیں اور آپ خوشی سے ان کی اس ضرورت کو پورا فرمایا کرتی تھیں۔ یہ جذبہ آخری دم تک رہا۔

غرض۔ ایثار۔ قربانی۔ صبر۔ شکر بشاشت قلبی۔ ذکر اللہ۔ نظام سلسلہ نظام امامت سے سچی وابستگی۔ خدا پر توکل بچوں کی صحیح تربیت دینی شوق و ولولہ دین کے لئے قربانی۔ دین کے غلبہ اور اشاعت کے لئے دعائیں۔ دینی مجالس۔ جمعہ۔ درس جلسہ جات وغیرہ میں شرکت آپ کی زندگی کے نمایاں پہلو تھے۔

بالآخر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم دعا فرماویں اللہ تعالیٰ والدہ کے جنت میں درجات بلند فرمادے۔

(الفضل 5 دسمبر 1967ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر یلسن کا دورۂ چین

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے چین کے تین روزہ دورہ کے موقع پر کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان کوئی سیاسی مسئلہ نہیں مفاہمت و تعاون کا نیا دور شروع ہو چکا ہے۔ روس کے صدر چین کے ساتھ سرحدی مسائل کے حل کے لئے چینی صدر کے ساتھ معاہدہ پر دستخط کریں گے۔ دونوں ملکوں کے درمیان یہ سرحد 8 ہزار کلومیٹر (5 ہزار میل) لمبی ہے۔ دورہ سے قبل صدر یلسن نے کہا کہ روس اور چین کے درمیان باہمی مفاہمت اعتماد اور تعاون کا نیا دور شروع ہو چکا ہے۔ اور 21 ویں صدی میں دونوں ملکوں میں تعمیری اشتراک ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ تین برسوں میں دونوں ملکوں کے درمیان باہمی روابط میں قابل ذکر پیش رفت ہوئی ہے۔ اب ہمارے درمیان سیاسی نوعیت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

روس اور چین میں تیس برس پرانی نظریاتی کشمکش کا خاتمہ سابق سوویت صدر میخائیل گورباچوف کے 1989ء کے دورہ چین کے دوران ہوا تھا۔ روس اور چین کی تجارت میں گزشتہ برس سات اعشاریہ چھ فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔

روس نے اس وقت چین کی بھرپور تائید و حمایت کا ہاتھ بڑھایا تھا جب چین میں ماؤزے تنگ نے اشتراکی انقلاب برپا کیا تھا اور ملک کا انتظام اشتراکی نظام کے طور پر چلانے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ لیکن یہ بھرپور دوستی بہت تھوڑا عرصہ چلی اور یہ دو کمیونسٹ ممالک باہم دوست بننے کی بجائے سخت دشمن بن گئے۔ کئی دہائیوں تک یہ سلسلہ جاری رہا اور روس نے چین کی مخالفت میں امریکہ کی حمایت شروع کر دی۔

آخر جب امریکہ نے چین کے ساتھ دوستی کا انقلابی سفر شروع کیا تو روس اور چین میں دشمنی کی خلیج بڑھ گئی۔

آخر جب سابق سوویت یونین کے سابق صدر مسٹر گورباچوف نے کمیونزم کی صف لپٹنے کا عمل شروع کیا تو ساتھ ہی انہوں نے چین کی طرف بھی دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ دونوں ملکوں کے درمیان نظریاتی انداز کے جو اختلافات تھے وہ گورباچوف نے دور کروا دیئے۔

روس اور چین کے درمیان ایک بڑا مسئلہ دونوں ملکوں کے درمیان 5 ہزار میل لمبی سرحد ہے جس کی حد بندی کئی سال تک تنازعے کا سبب رہی ہے۔ مگر اب معلوم یہی ہو رہا ہے کہ یہ پرانا تنازعہ حل کر لیا جائے گا۔ اور اس طرح سے دونوں ممالک کے درمیان تعاون کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔ روس سے کمیونزم کی صف لپیٹی جا چکی اور چین نے اپنے کمیونزم کو بہت سی آزادیاں دے کر سرمایہ دارانہ نظام سے مخلوط کر دیا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان نظریاتی کشمکش اپنی موت آپ مر چکی ہے اور اب دونوں ممالک ایک دوسرے کے ہمسایے ہونے کا حق ادا کر سکیں گے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

OOO

روس اور چیچنوں میں تصادم

روسی فوج کے دستے بدستور مختصر سی مسلمان جمہوریہ چیچنیا سے برسرپیکار ہیں۔ ماسکو سے ملنے والی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ روسی دستوں نے چیچنیا کے شالی شہر کو سیل کر دیا ہے جس سے تقریباً 50- ہزار افراد محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ یہ بات نیوز ایجنسی نے عینی شاہدوں کے حوالے سے بتائی۔ ذرائع کے مطابق شہر میں پینے کا پانی ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ جبکہ ہسپتال میں زخمیوں کے علاج کے لئے ادویات کی قلت پیدا ہو چکی ہے۔ روسی فوج کے مطابق شہر میں 350 جانبازوں نے پناہ لے رکھی ہے فوجی ہیلی کاپٹر شہر کے اوپر پرواز کر رہے ہیں جس سے شہریوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔

پچھلے ہفتے ہزاروں افراد جنوبی چیچنیا کے ڈسٹرکٹ ویڈینو میں جاری جنگ کے باعث گروزنی سے 45 کلومیٹر دور شالی چلے گئے تھے۔ روس اور چیچن جانبازوں میں مصالحت کروانے والے ثالث تاتارستان کے صدر نے کہا ہے کہ ایسی صورت میں کسی قسم کی مصالحت ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے روس کے صدر بورس یلسن اور چیچن لیڈر دوڈائف میں براہ راست ملاقات کا پروگرام بھی بتایا تھا لیکن روسی اور چیچنیوں میں شدید لڑائی کے باعث یہ منصوبہ التوا کا شکار ہو گیا۔

OOO

جنرل ارشاد کی بھوک ہڑتال

بنگلہ دیش کی تاریخ میں سب سے زیادہ عرصہ برسراقتدار رہنے والے فوجی جرنیل اور سابق صدر حسین محمد ارشاد نے جیل میں اپنی پیرول پر رہائی کے لئے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ جنرل ارشاد بدعنوانی کے مقدمہ میں 13 سال قید کی سزا بھگت رہے ہیں جن میں سے چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اب انہوں نے عام انتخابات سے قبل پیرول پر رہائی کی مہم شروع کی ہے اور اس مقصد کے لئے انہوں نے جیل میں بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ جیل کے افسران نے بھوک ہڑتال کے بارے میں کچھ بیان کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ معاملہ خفیہ ہے۔ 66 سالہ حسین محمد ارشاد کی سیاسی جماعت جاتیہ پارٹی نے پارلیمنٹ کے سامنے 1991ء کے بعد ڈھاکہ میں سب سے بڑا جلسہ کیا۔ جاتیہ پارٹی نے کہا ہے کہ وہ جنرل حسین محمد ارشاد کی رہائی کے بارے میں حتمی فیصلہ سامنے کے آنے کے بعد ہی انتخابات میں حصہ لینے کے بارے میں کوئی فیصلہ کرے گی۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ الیکشن کے بائیکاٹ کی دھمکی محض دباؤ ڈالنے کا حربہ ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ ان کی پیرول پر رہائی سے بڑے پیانے پر پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔

جنرل حسین محمد ارشاد کو جمہوری تحریک کے نتیجے میں 1990ء میں اقتدار سے محروم ہونا پڑا۔ اقتدار سے ہٹنے کے بعد سے وہ جیل میں نظر بند ہیں۔ لیکن 1991ء کے انتخابات میں انہوں جیل کے اندر ہی رہتے ہوئے پانچوں نشستیں جیت لی تھیں۔

OOO

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

(طب و صحت)

اگرچہ بعض اصطلاحات خاصی معروف ہوتی ہیں لیکن ان کی تفصیل کسی سے پوچھی جائے تو شائد صحیح طور پر بتانا آسان نہ ہو۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ نشاستہ دار غذاؤں سے پرہیز کریں۔ اور چارٹ بھی بنے ہوئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کون سی غذائیں اچھی طرح کھا سکتے ہیں کون سی کم کھانی چاہئیں اور کون سی ایسی غذائیں ہیں جن سے پرہیز کیا جائے۔ لیکن از خود یہ سمجھنے کے لئے کہ نشاستہ دار غذائیں کون سی ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جن غذاؤں میں بنیادی جز شکر کی صورت میں موجود ہو وہ نشاستہ دار ہوتی ہیں اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ شکر بذات خود سادہ ترین نشاستہ ہے۔ باقی چیزوں کا ضرر تو ان کے ہضم ہونے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے لیکن شکر کو ہضم ہونے کے لئے وقت اور کوشش کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ کسی تبدیلی کے بغیر فوری طور پر خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ دراصل شکر بنیادی جزو کی حیثیت سے نشاستہ دار غذاؤں کو مرتب کرتی ہے جو ہضم کئے جانے والے نظام کی مدد سے بالآخر شکر ہی کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ شکر کی موجودگی لبلبہ کو متحرک کرتی ہے اور لبلبہ انسولین بناتا ہے۔ خون میں انسولین کی موجودگی شکر کے خلیوں میں داخل ہونے کے لئے بہت ضروری ہوتی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ انسولین کے ذریعے شکر داخل ہوتی ہے۔ اگرچہ دماغ، جگر، گردے، خون کے سرخ ذرات اور آنکھوں کی اندرونی جھلی پر یہ اثر نہیں ہوتا۔ اور وہ انسولین کی مدد کے بغیر بھی شکر حاصل کر لیتے ہیں۔ شکر ایسی چیز ہے جو جسم کے لئے فوری طاقت بہم پہنچاتی ہے۔ اور ہنگامی ضرورت کے لئے پٹھوں اور جگر میں ذخیرہ بھی ہو جاتی ہے۔ آپ نے سنا ہو گا کہ جب شکر کم ہو جائے تو فوری طور پر تھوڑی سی چینی کھا لینے سے حالت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ ہم جو اشیاء روزانہ استعمال کرتے ہیں۔ ان میں گلوکوز شربت، کولڈ ڈرنک، مٹھائیاں، حلوے، چینی، سبزیاں، پھل، گندم، چاول اور مکئی نشاستہ دار غذاؤں میں شامل ہیں۔ اگرچہ کسی میں کم کسی میں زیادہ۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ غذائیں جو دیر سے ہضم ہوں یعنی بھاری ہوں وہ نسبتاً محفوظ ہیں یعنی ان کے کھانے کا اتنا نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن جو جلد ہضم ہونے والی غذائیں ہیں ان کا نشاستہ شکر کی صورت میں جلد خون میں شامل ہو جاتا ہے اور اسی لئے مریض کے لئے مضر ثابت ہوتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لئے قابل ہے کہ نشاستہ دار غذاؤں میں جو توانائی ہوتی ہے وہ انہیں سورج سے ملتی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ سورج کی روشنی میں درختوں کے پتوں کا کیمیاوی مادہ کلوروفل ہوا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور زمین سے پانی لے کر سورج کی توانائی کو محفوظ کرتا ہے تو اس سے نشاستہ پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ کبھی بیجوں کی شکل میں سامنے آتا ہے کبھی پھولوں کی شکل میں کبھی پھلوں کی شکل میں کبھی پتوں اور ٹہنیوں کی شکل میں۔ یعنی یہ وہ شکلیں ہیں جو انسان کی خوراک بنتی ہیں۔ ذیابیطس کے مریض کے لئے یہ سمجھ لینا از حد ضروری ہے کہ شکر کا نظام بہت اہم ہے۔ جہاں تک ہاضمے کا تعلق ہے اس کا بھی اس سے گہرا رابطہ ہے۔ عام طور پر جسم میں شکر کے ذخیرے کی کل تعداد چالیس گرام سے نہیں بڑھتی۔ حالانکہ جسم کے تمام خلیے اپنی اپنی توانائی کے لئے زیادہ تر شکر پر انحصار کرتے ہیں۔ اور جہاں تک دماغ کا تعلق ہے اس کی ضرورت تو صرف شکر ہی ہے۔ اسی لئے شوگر کے کم ہونے یا زیادہ ہونے سے فوری طور پر دماغ پر اثر پڑ سکتا ہے۔ چکر بھی آ سکتا ہے اور دماغ میں غنودگی کی کیفیت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ شوگر کے مریضوں کو اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ ان کے جسم میں شوگر کا لیول کم بھی نہ ہو اور زیادہ بھی نہ ہو۔ غذا بھی متوازن کھائی جائے۔ سیر بھی کی جائے اور ہلکی پھلکی ورزش بھی۔ ورزش کے متعلق یہ خیال رکھنا چاہئے کہ بھاری بھر کم ورزش اور زیادہ تھکا دینے والی ورزش مضر بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ اسی لئے چلتے پھرتے رہنا چاہئے اور ہلکی پھلکی ورزش کرنی چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم طاہر محمود صاحب آف علی پور چٹھہ ضلع حافظ آباد کو چند دن قبل کھاریاں کینٹ میں دل کا دورہ پڑا اور C.M.H کھاریاں چھاؤنی میں داخل کیا گیا بعد ازاں طبیعت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے ایمرجنسی میں داخل کیا گیا۔ احباب سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم مولا بخش بٹ صاحب ابن مکرم محمد عبد اللہ بٹ صاحب کو 20- اپریل کو دل کا شدید حملہ ہوا ہے دو دن سول ہسپتال سیالکوٹ کی انتہائی نگہداشت کی وارڈ میں رکھا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام آنسہ مظفر کی بجائے آنسہ خالد محمود رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ مجھے آنسہ خالد محمود کے نام سے لکھا اور بلایا جائے۔

آنسہ خالد محمود چک 37 جنوبی سرگودھا' حال 27/1 دار الفضل ربوہ۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرمہ فضل النساء صاحبہ بابت ترکہ ٹھیکیدار نواب دین صاحب)

مکرمہ فضل النساء صاحبہ 3/42 فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے شوہر مکرم ٹھیکیدار نواب دین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطع نمبر 3/42 محلہ فیکٹری ایریا ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے 13 مرلے 90 مربع فٹ الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ جائیداد میرے نام منتقل کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے

1- مکرمہ فضل النساء صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم نعیم احمد صاحب (بیٹا)
3- مکرم نسیم احمد صاحب (بیٹا)
4- مکرم وسیم احمد صاحب (بیٹا)
5- مکرم نوید احمد صاحب (بیٹا)
6- مکرم ظہیر احمد صاحب (بیٹا) 7- مکرمہ نسرین اختر صاحبہ (بیٹی)
8- مکرمہ طلعت نسیم صاحبہ (بیٹی)
9- شعبانہ ناہید صاحبہ (بیٹی)
10- مکرمہ ماریہ نوشین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

○ (مکرم عبد الغفور صاحب بابت ترکہ چوہدری عبد المالک صاحب)

مکرم عبد النور صاحب سکنہ کوارٹر نمبر 3 صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم چوہدری عبد المالک صاحب مربی سلسلہ وفات پا چکے ہیں۔ ان کی امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں 18449/96 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم ہماری والدہ کی امانت 356-9263/9 میں منتقل کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1- مکرمہ امتہ الحمید صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم عبد القادر صاحب (بیٹا)
3- مکرم عبد الماجد صاحب (بیٹا)
4- مکرم عبد النور صاحب (بیٹا)
5- مکرمہ امتہ النصیر صاحبہ (بیٹی)
6- مکرمہ امتہ الباسط صاحبہ (بیٹی)
7- مکرمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ (بیٹی)
8- مکرمہ عطیہ المالک صاحبہ (بیٹی)
9- مکرمہ بدر النساء صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

○ (محترمہ بلقیس اختر صاحبہ بابت ترکہ مکرم شیخ رشید احمد صاحب)

محترمہ بلقیس اختر صاحبہ بیوہ مکرم شیخ رشید احمد صاحب آف کریم نگر گلی نمبر 5 فیصل آباد حال مقیم ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان 6/15 برقبہ ایک کنال چار مرلہ 120 مربع فٹ واقع محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کے درمیان بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

1- محترمہ بلقیس اختر صاحبہ (بیوہ)
2- محترمہ طیبہ رشید صاحبہ (دختر)
3- محترمہ سعدیہ رشید صاحبہ (دختر)
4- محترمہ شاہدہ رشید صاحبہ (دختر)
5- مکرم فرید احمد رشید صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

وقف اولاد (واقفین) کے والدین سے رابطہ

○ تین اپریل 1987ء سے حضرت امام جماعت الرابع نے "وقف نو" کی بابرکت تحریک فرمائی ہے۔ جس میں احباب جماعت اپنے بچوں کو پیش کر رہے ہیں۔

جن بچوں کی پیدائش اپریل 1987ء سے پہلے کی ہے اور جو والدین اپنے ان بچوں کو وقف کرتے ہیں یا نوجوان خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرتے ہیں ان کا ریکارڈ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں رکھا جاتا ہے اور وکالت دیوان ان کے ساتھ رابطہ رکھتی ہے۔

ایسے وقف اولاد کے والدین کو گذشتہ سال تربیتی امور پر مشتمل ایک سرکلر بھجوایا گیا تھا۔ اور اس سال بھی گذشتہ دنوں مزید ایک تربیتی امور پر مشتمل سرکلر بھجوایا گیا ہے اور بعض ضروری کوائف بھجوانے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔

اگر کسی "وقف اولاد" کے والدین کو سرکلر نہ ملا ہو تو وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ سے رابطہ پیدا کریں اور اطلاع دیں تاکہ ان کو سرکلر بھجوایا جا سکے اور جن والدین کو سرکلر مل گیا ہو وہ وقف شدہ بچوں کے حسب ذیل کوائف ارسال فرمائیں۔

۱- کیا قاعدہ یسرنا (-) پڑھ لیا ہے۔
۲- کلام الٰہی ناظرہ مکمل پڑھ لیا ہے۔
۳- عبادت سادہ / باترجمہ آتی ہے۔
۴- پنجوقتہ عبادت کی ادائیگی اور روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کی پابندی کرتا ہے۔
۵- کس کلاس میں پڑھ رہا ہے۔
۶- صحت کیسی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان کی تربیت اس رنگ میں کرنے کی توفیق دے کہ یہ خود بھی بڑے ہو کر وقف کی ذمہ داریوں کو نبھا سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کے ان مخلصین کے لئے لمحہ فکریہ جن کا ماضی حال سے بہتر ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"وہ شخص جو کہ گزشتہ سالوں میں حصہ لیتا رہا اگر اس کو بعد میں توفیق نہیں ملتی تو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول نہیں کیا۔ ورنہ اب اس سے سستی سرزد نہ ہوتی۔ سستی کے یہ معنی ہیں کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ پچھلی قربانیاں اس کے لئے کافی ہیں وہ سخت غلطی پر ہے جس طرح کل کا کھایا ہوا آج کام نہیں آتا اسی طرح پچھلی قربانیاں آئندہ کے لئے مستغنی نہیں کر سکتیں"

(وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو کسی بھی یونیورسٹی، کالج یا تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا اب داخلہ لے رہے ہوں وہ نظارت تعلیم میں قائم انفارمیشن سیل (Information Cell) کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور بھجوائیں تاکہ دوسرے احمدی طلباء و طالبات جن کو ان ادارہ جات کے بارے میں معلومات درکار ہوں۔ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی قسم کی معلومات یا راہنمائی درکار ہو تو بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(i) ڈگری / ڈپلومہ کورس کا تازہ ترین میرٹ اور داخلہ سے متعلقہ ضروری معلومات
(ii) اپنے شعبہ کا Prospectus
(iii) اگر ان کے علاوہ کوئی اور ضروری تعلیمی معلومات ہوں۔

طلباء و طالبات سے یہ بھی درخواست ہے کہ اگر وہ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔ شکریہ

بقیہ صفحہ 1

ہے میرا ہی بیٹا ہے یا یہ بیوی ہے یا ماں ہے دیکھو وہی عدل جو بڑا پسند تھا۔ اس وقت بھلا دیا یہاں دو لڑکوں میں ایک گیند کا مقدمہ ہوا دونوں مجھے عزیز تھے اب میں حیران ہوا کہ کس کو دلاؤں میرے پاس پیسے ہوتے تو میں مدعی کو گیند دے دیتا مگر قدرت کے عجائبات ہیں کہ بعض اوقات نہیں ہوتے ایک نے گواہی دی کہ یہ گیند اس لڑکے کا ہے کیونکہ اس کے لئے ایک شخص نے میرے سامنے امرتسر کے سٹیشن سے خریدا تھا میں نے کہا سچ کہتے ہو اور اس نے کہا مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے تب میں نے گیند دوسرے لڑکے کو دلایا۔ تھوڑے دن گزرے تو گواہی دینے والا اس لڑکے کے ساتھ غالباً لڑ پڑا تو یہ راز ظاہر ہوا کہ اس نے جھوٹی گواہی دی تھی دیکھو اس نے عدل نہ کیا اور ظاہرداری کے لئے خدا تعالیٰ کو ناراض کر دیا۔ میں نے اس لڑکے کو دیکھا ہے بڑا خوبصورت تھا۔ جان نکل گئی۔ بس یہ انجام ہوتا ہے یاد رکھو ہر بدی کا انجام برا ہوتا ہے جناب الٰہی کا حکم مان لو فرماتے ہیں عدل کرو۔

(از خطبات نور جلد دوص 224-223)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ عمران خان نے ایک پریس کانفرنس میں "تحریک انصاف" کے نام سے ملک میں نظام کی تبدیلی کے لئے ایک سیاسی تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری تحریک جمہوریت کی علمبردار اس حکومت کے لئے ایک ٹسٹ ہے ہم اس تحریک کے دوران نہ تو کسی قسم کی توڑ پھوڑ کریں گے اور نہ ہی منفی سیاست میں حصہ لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ لیڈر شپ ایسی ہونی چاہئے جو خود ایک مثال ہو اور دوسروں کے لئے مثال بنے۔ ایماندار اور باکردار ہو اور نہ ہی اس پر کوئی کرپشن کا الزام ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ ملک میں انصاف کا دور دورہ ہو اور امیر اور غریب سب لوگوں کے لئے ایک قانون ہو۔ انہوں نے حکمرانوں کے متعلق کہا کہ ان کا طرز زندگی ایسا ہے جیسے پاکستان سے تیل نکل آیا ہو۔ ہمیں حکمران نہیں بلکہ خادم چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم آئین کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ملک سے کرپشن بے روزگاری اور دیگر مسائل ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر کرپشن ختم ہو جائے۔ اور ہر کام ایمانداری سے کیا جائے تو ورلڈ بینک یا کسی اور کو آنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اپنے متعلق انہوں نے کہا کہ جب تک جان ہے تبدیلی کے لئے لڑوں گا۔ اور امید رکھتا ہوں کہ لوگ بھی نظام کی تبدیلی کے لئے میری مدد کریں گے۔

○ عمران خان نے کہا ہے کہ ان کے سسر سر جیمز گولڈ سمتھ اور ان کی اہلیہ یہودی نہیں ہیں۔ اس بارے میں غلط پراپیگنڈہ کیا جارہا ہے انہوں نے کہا کہ یہودی میڈیا کر کٹر ہونے کی وجہ سے مجھے زیادہ کوریج دیتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میری اہلیہ اسلامی شعائر کی پابند ہے۔

○ عمران خان نے کہا ہے کہ میں نگران وزیر اعظم بننا کبھی قبول نہیں کروں گا۔ کیونکہ ایسی صورت میں انسان پتلا بن جاتا ہے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ میں آئین اور جمہوری طریقے سے ہٹ کر کوئی کام نہیں کروں گا۔

○ چیف الیکشن کمشنر مسٹر جسٹس سردار فخر عالم نے جعلی ووٹوں کے اندراج کے سلسلے میں کئی اضلاع کی انتخابی فہرستیں منسوخ کردی ہیں اور اسسٹنٹ الیکشن کمشنر سیکٹر سپروائزروں اور شمار کنندگان کے خلاف انضباطی کارروائی کی ہدایت کی ہے۔ لاکھوں ووٹوں پر مشتمل انتخابی فہرستوں کی منسوخی کا حکم اپوزیشن ارکان کی شکایات کے بعد ایک تحقیقاتی ٹیم کی رپورٹ پر دیا گیا ہے۔ جبکہ نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری کے لئے ڈپٹی چیف الیکشن کمشنر کی سربراہی میں ایک نگران ٹیم بنادی گئی ہے۔

○ عمران خان کے سیاست میں آنے کے اعلان پر جماعت اہلحدیث کے رہنما عارف روپڑی نے کہا ہے کہ اس ملک میں نئی سیاسی تحریک کی ضرورت تھی۔ ہم عمران خان کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں جمعیت علمائے پاکستان نورانی گروپ کے رہنما جنرل (ر) کے ایم اظہر خان نے کہا ہے کہ عمران خان کا سیاست میں آنا ان کے لئے نیک شگون ہو سکتا ہے۔

○ آئی۔ ایم۔ ایف۔ نے پاکستان کے رواں مالی سال کے دوران دو ارب ڈالر کے تجارتی خسارے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر موجودہ صورت حال کا تدارک نہ کیا گیا تو مستقبل میں پاکستان کی امداد میں کمی کی جا سکتی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیداوار میں 4 فی صد اضافے کا ہدف حاصل کر لیا گیا ہے ملکی ترقی کے منصوبوں کے نتائج سامنے آنے پر خوشحالی آئے گی۔

○ حکومت نے آئندہ مالی سال میں ڈیفنس کے بجٹ میں 15 فی صد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جبکہ وزارت دفاع نے تیس فی صد اضافہ کی درخواست کی تھی۔ تیس فی صد اضافہ کی درخواست کی ضرورت ڈالر کے مقابلہ میں روپے کی قیمت میں کمی کی وجہ سے پیش آئی۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے بحرین اور شام کے دورے سے واپسی پر کہا کہ وہ عمران خان کو تحریک انصاف کے قیام پر انہیں مبارک باد دیتی ہیں اور انہوں نے امید ظاہر کی کہ وہ توقع رکھتی ہیں کہ عمران خان بال ٹمپرنگ نہیں کریں گے۔

○ پاکستان کی مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے عمران خان کی تحریک انصاف کی تشکیل پر اپنے ملے جلے رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ عمران خان کا سیاست میں آنا کوئی بری بات نہیں۔ اب سیاست میں آنے پر انہیں سیاست دانوں کی مشکلات کا صحیح علم ہو گا۔ دریا میں اترے ہیں تو لہروں کا بھی پتہ چل جائے گا۔ مسلم لیگ (ن) کے رہنما سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ عمران خان کو سیاسی قوت ملنے میں وقت لگے گا۔ ہاں اگر وہ یہ کہیں کہ وہ کرپشن کے خلاف جہاد کریں گے۔ تو یہ ایک اچھی بات ہے۔ البتہ سیاسی مشکلات کا اب پتہ چلے گا۔

○ لیاقت پور سٹیشن پر کراچی جانے والی خیبر میل اور ایک کھڑی مال گاڑی میں تصادم کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور 44۔ افراد زخمی ہو گئے۔

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: دوکان 211806 رہائش 211883

معدہ کا السر و سوزش
معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن کا STOMACH ULCER CURE فوری اور مؤثر علاج ہے قیمت -/20
علاوہ ازیں DIGESTIN TABS درد جلن میں فوری آرام دیتی ہے، پورے نظام ہضم کیلئے مفید و مؤثر ہے قیمت -/20
لٹریچر 2 کے ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں
کیور ہومیو ٹیبلیس (ڈاکٹر راجہ ہومیو کلینک) گولبازار ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
سیلز آفس: 211283

بھٹی ہومیو کلینک (ٹائم آج کل)
دارالیمن صبح ½8 تا 10 بجے
رحمت بازار صبح ½10 تا ½1 بجے
شام ½5 تا ½8 بجے
فون رہائش 211186

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ جات میں۔
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

المصور
پبلک کال آفس
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک اور بیرون ملک فوری کال کیلئے
212311
ریلوے روڈ
ربوہ

ہر سائز کا ڈش انٹینا خریدنے کیلئے نیز ایکچوایٹر (موٹر) (POLAROTOR) کی فٹنگ کا بہترین انتظام ہے ۔ اس کے علاوہ ڈش انٹینا کے متعلق تمام چیزیں بارعائت خرید فرمائیں

الطاہر
سیٹلائٹ سسٹم
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: EX: 211806

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ
رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534